رفع یدین پر
اہلسنت اور اہلحدیث کے نظریات

تالیف :

حضرت مولانا فرمان حیدر فاروقی حفظ اللہ تعالیٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرف آغاز

رفع یدین پر دونوں فریق یعنی اہلسنت والجماعت احناف اور اہلحدیث کے درمیان اکثر مناظرے لڑائی جھگڑے رفع یدین پر ہوتے رہتے ہیں اہلحدیث کی طرف سے دعوی کیا جاتا ہے کہ حضور ﷺ نے ہمیشہ رفع یدین کیا ھے اور ایک نماز بھی بغیر رفع یدین کے نہیں پڑھی اور اہلسنت کی طرف سے یہ دعوی ہوتا ہے کہ حضور ﷺ پہلے رفع یدین کرتے تھے بعد میں چھوڑ دیا۔
اب ہم دونوں فریق کی کتب سے یہ بات ثابت کی ہے کہ کون درست ہے اور کون غلط ہے اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے اور ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین ثم آمین!

بندہ ناچیز فقیر فرمان حیدر فاروقی
خادم : خدام فکر احناف پاکستان
03422379391

[Website: DifaAhleSunnat.com]

رفع یدین کے بارے اہلسنت والجماعت کا موقف

پنچگانہ نمازیں صرف نماز کے شروع میں یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے باقی پوری نمازیں رفع یدین کرنا جائز نہیں ہے خلاف سنت اور مکروہ ہے۔

اپنے موقف پر چند دلائل

دلیل نمبر 1

علامہ علاء الدین ابوبکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی (متوفی 587ھ) فرماتے ہیں

فرائض میں تکبیر افتتاح کے علاوہ دیگر تکبیرات کہتے ہوئے رفع یدین کرنا ہمارے نزدیک سنت نہیں ہے۔

(بدائع الصنائع ترتیب الشرائع جلد 1 صفحہ 484)

دلیل نمبر 2

علامہ حسن بن عمار بن علی الشربنلالی الحنفی (متوفی 1069ھ) لکھتے ہیں

رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرنا مکروہ ہے لیکن صحیح قول کے مطابق اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(مراقی الفلاح شرح نور الایضاح صفحہ نمبر 323)

دلیل نمبر 3

علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل الطحطاوی الحنفی (1231ھ) لکھتے ہیں

ان مواقع کے علاوہ رفع یدین کرنا مکروہ ہے چنانچہ نمازی رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع یدین نہ کرے نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے علاوہ بھی رفع یدین نہ کرے۔

(حاشیہ الطحاوی علی مراقی الفلاح صفحہ نمبر 257)

دلیل نمبر 4

فتاوی عالمگیری میں ہے

نمازی کا اپنے بازوں کے (سجدہ میں) بچھانا ، رکوع جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرنا (یہ سب امور) مکروہ ہیں

(فتاوی عالمگیری جلد 1 صفحہ 80)

یہ ہمارا موقف ہے آگے اس پر قرآن وحدیث اور اجماع امت سے دلائل بھی دیئے جائیں گے

رفع یدین کے بارے میں اہلحدیث (وہابی غیر مقلد) افراد کا موقف

پہلے ہم نے اہلسنت والجماعت احناف کا نظریہ موقف رفع یدین کے بارے میں عرض کیا تھا اب ہم علمائے اہلحدیث کا رفع یدین کے بارے میں نظریہ اور موقف ان کی ہی معتبر کتب سے بیان کررہے گئے اور فیصلہ آپ حضرات پر کہ محافل میں یہ لوگ قرآن سر پر اٹھا کر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک نماز بھی رفع یدین کے بغیر نہیں پڑھی اور ادھر ان کے اکابرین کا کیا موقف ہے نوٹ فرمائے۔

نماز کے شروع کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کے وقت رکوع جاتے ہوئے رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اور تیسری رکعات کے شروع میں رفع یدین کرنا فرض یا واجب ہے تارک کی نماز نہیں ہوتی

دلیل نمبر 1

محمد رئیس ندوی صاحب لکھتے ہیں

متواتر فرمان نبوی کے مطابق بوقت رکوع رفع الیدین مذکور کا واجب یا فرض ہونا ثابت ہے اور نماز کے اندر صرف انہیں دونوں فرائض کو فرض نہ ماننے اور بوقت رکوع رفع یدین والا فرض بھی انجام نہ دینے کے سبب سارے دیوبندیہ کی نماز باطل وکالعدم ہوتی ہے اور اکاذیت پرست دیوبندیہ کی جو نماز شریعت کی نظر میں نماز ہی نہ ہوتی ہوا سے دیوبندیہ کا کہنا اس کی عادت اکاذیت پرستی میں ایک بھاری اکذوبہ ہے صرف یہی نہیں بلکہ بہت ساری دوسری بدعنوانیوں کے سبب اس کی نماز باطل ہوتی ہے

(مجموعہ مقالات پر سلفی تحقیقی جائزہ صفحہ 246)

دلیل نمبر 2

مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں

مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے آپ نے فرمایا تھا " صلوا کمارایتمونی اصلی " (نماز ایسے پڑھا کرنا جس طرح تم نے مجھے پڑھتے دیکھا) اور مالک بن حویرث رض کا بیان ہے کہ رسول ﷺ رفع یدین کرتے تھے (صحیح بخاری) کیونکہ حکم فرض ہوتا ہے لہٰذا رفع یدین فرض ہے

(رفع یدین فرض ہے صفحہ 31)

دلیل نمبر 3

رانا محمد رفیق پسروی صاحب (1977) لکھتے ہیں

رکوع جاتے وقت اور اٹھتے وقت رفع یدین کا مسئلہ نماز کے ارکان سے تعلق رکھتا ہے...... بلکہ راقم الحروف کے عقیدے کے مطابق تارک کی نماز ہی نہیں ہوتی

(فتاوی رفیقیہ حصہ چہارم صفحہ 153)

دلیل نمبر 4

محمد صادق سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں

رسول ﷺ وفات تک رفع یدین کرتے رہے..... یعنی وفات تک حضور ﷺ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے رہے

(صلوۃ الرسول صفحہ 195 نعمانی کتب خانہ)

دلیل نمبر 5

(اثبات رفع یدین ایک کتاب ہے غیر مقلدین کی اس میں پانچ مقامات پر رفع یدین کے بارے میں کیا لکھا نوٹ فرمائے)

1☐ (رفع یدین) یہ نماز کا رکن ہے جیسے دین اسلام کے پانچ ارکان ہیں یہ بھی نماز کا رکن ہے

2☐ رفع یدین نماز کے واجبات میں سے ہے جو رفع یدین نہ کرے اسکی نماز باطل ہے

3☐ رفع یدین سنت ہے اسکا تارک کافر ہے خدا کا دشمن ہے نبی کا مخالف ہے امت محمدیہ سے خارج ہے اور گمراہ ہے

4☐ رفع یدین نماز کی زینت ہے اسکا تارک اتباع سنت سے محروم ہے بدقسمت ہے اور چار رکعتوں میں سو نیکوں سے محروم ہے

5☐ رفع یدین اتنی اہم ہے کہ جس طرح حضور ﷺ نے نجران کے ضدی عیسائیوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اسی طرح نور حسین گرجاکھی نے ترکین رفع یدین کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے

(اثبات رفع یدین)

اب چند دلائل رفع یدین نہ کرنے والے پر ملامت نہیں اور یہ مستحب عمل ہے غیر مقلدین افراد کے گھر سے اور ان کی معتبر کتب سے ملاحظہ فرمائیں۔

دلیل نمبر 1

رفع یدین کرنے اور نہ کرنے والے پر کوئی ملامت نہیں رفع یدین ایک مستحب امر ہے رفع یدین کرنا اور نہ کرنا دونوں ثابت ہیں (فتاوی علمائے حدیث جلد نمبر 3)

دلیل نمبر 2

منیر احمد سلفی صاحب لکھتے ہیں

کچھ ایسے ہیں کہ رفع یدین کرتے ہیں اور کچھ دوسرے نہیں کرتے سارے فعلی کام ہیں اور سنت سے ثابت ہیں (درس صحیح بخاری صفحہ 81)

دلیل نمبر 3

شیخ کل سید نزیر حسین محدث دہلوی صاحب لکھتے

رفع یدین کرنے میں لڑنا جھگڑنا تعصب اور جہالت سے خالی نہیں ہے کچھ صحابہ ؓ سے رفع یدین نہ کرنا بھی ثابت ہے (فتاوی نزیریہ جلد اول باب کتاب صلوۃ صفحہ 441 اور 444)

دلیل نمبر4

رفع یدین نہ کرنا حضور ﷺ آخری عمر مبارک کا عمل ہے اور رفع یدین نہ کرنے والوں کے پیچھے نماز ناجائز کہنے والا جاہل ہے اور اسرار شریعت سے محروم ہے

(فتاوی علمائے حدیث جلد سوم صفحہ نمبر 306)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

دلیل نمبر 5

سید نواب صدیق حسن صاحب لکھتے ہیں

ترک رفع یدین حضور ﷺ آخری فعل مبارک ہے اور کتنی مدت تک ترک رفع یدین کیا معلوم نہیں

(الروضۃ الندیہ صفحہ 95)

دلیل نمبر 6

شیخ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتوی میں لکھتے ہیں

ہر تکبیر کی رفع یدین چاہئے (رکوع سے پہلے یا بعد والی ہو) بلکہ سجدوں والی رفع یدین بھی سنت ہے ہی نہیں کہ جسے نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو البتہ تکبیر تحریمہ والی رفع یدین کے سنت ہونے پر امت کا اتفاق ہے

(الفتاوی لکبری کتاب الصلوۃ)

دلیل نمبر 7

مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں

رفع یدین کرنا ثواب کا کام ہے لیکن اگر کوئی ساری زندگی عمر بھی نہ کرے تو اس پر ملامت کرنا جائز نہیں

(فتوی ثنائیہ جلد 1 صفحہ 101)

دلیل نمبر 8

مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں

یہ رفع یدین مستحب ہے اس کے ترک میں ثواب نہیں ملتا جیسے ہر نماز کے لئے وضو کرنا ماموربہ لیکن وضو ہونے کی صورت میں ترک وضو سے نماز پڑھنی جائز ہے مگر (وضو پر وضو) کرنے کا ثواب نہیں ٹھیک اسی طرح ترک رفع ترک ثواب ہے ترک فعل سنت نہیں

(فتوی ثنائیہ جلد 1 صفحہ 608)

دلیل نمبر 9

مولوی ثناء اللہ تیسری جگہ پر مزید لکھتے ہیں

(رفع یدین) اس کو سنت یا مستحب سمجھنے کی نشانی یہ ہے کہ کبھی کیا کرے کبھی چھوڑ دیا کرے

(فتوی ثنائیہ جلد 1 صفحہ 581)

دلیل نمبر 10

نواب وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں

رفع یدین سنت ہے جیسے جوتا پہن کر مسجد میں جانا سنت ہے یا جوتا پہن کر نماز پڑھنا سنت ہے جہاں فساد کا خطرہ ہو لوگ ناراض ہوتے ہوں وہاں پر نہ کرے

(ملخصا تیسر الباری جلد 1 صفحہ 156)

یہ دس دلائل رفع یدین کے مستحب اور نہ کرنے والے پر ملامت نہیں کرتے

اس سے پہلے ہم نے پانچ دلائل دیے ہیں جن میں علمائے اہل حدیث اور جدید اہلحدیث افراد کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک نماز بھی رفع یدین کے بغیر نہیں پڑھی اور تارک کافر ہے مشرک ہے خیر حوالے اسی تحریر میں موجود ہیں آپ پڑھ لیے ہونگے

مختصراً عرض یہ ہے کہ اگر ترک کی بات حنفی کرے تو وہ کافر مشرک ظالم گمراہ وغیرہ وغیرہ اور اگر یہی بات علمائے اہل حدیث فرمائے تو پھر ان پر بھی یہی فتویٰ ہوگا یا نہیں

امید ہے کہ کوئی جدید اہلحدیث بھائی رہنمائی فرمائے گا

منتظر!

بندہ ناچیز فقیر فرمان حیدر فاروقی

خدام فکر احناف پاکستان